اردو ناول بخت تحریر : مہرالنساءشاہ میر قسط نمبر 19

وہ اس وقت کمپنی کے آفس میں بیٹھے تھے کورٹ سے واپسی پہ وہ روز یہیں آتے تھے انکا کوٹ اسٹینڈ پہ ٹنگا تھا آنکھوں پہ عینک لگائے وہ اس وقت کسی فائل پر نظریں جمائے بیٹھے تھے جب انکا موبائل تھر تھرایا انہوں نے ذرا کی ذرا نظر اٹھا کر ٹیبل پر رکھے موبائل کی طرف دیکھا جہاں کان موبائل نے انہوں کے کر اٹینڈ کال تھا آرہا لکھا لنگ کا نمبر unknown سے لگا لیا تھا ہیلو اسلام و علیکم ؟ وہ کال پک کرتے بولے تھے
جی معراج سلطان بات کر رہاہوں آپ کون ؟
دوسری طرف شاید تعارف کروایا گیا تھا
اچھا اچھا فہیم مرزا کہئے کیسے مزاج ہیں آپ کے ؟ دراصل صبح آپ کا پیغام پہنچایا تھا میرے سیکریٹری نے لیکن
میں مصروف تھا تب ہی کال نہیں کر سکا معذرت انہوں نے شائستگی سے معذرت کی تھی فون کی دوسری طرف کچھ کہا گیا تھا
وہ ذرا دیر کو خاموش ہو گئے تھے شاید مقابل کی الفاظ ذہن میں جزب کرنا چاہ رہے تھےدیکھیں فہیم صاحب میں آپ کو ایک بار پہلے بھی یہ بات بتا چکا ہوں اور آج ایک بار پھر بتا دیتا ہوں "میں ہیون ((Heaven نہیں بیچوں گا وہ میرے بچوں کا حق ہے وہاں جو رہتے ہیں وہ بھی میری اولاد ہیں لہذا آپ میری یہ بات اپنے ذہن میں بٹھا لیجئے کہ میں وہ جگہ نہیں بیچوں گا ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولا گیا تھا مارکیٹ پر ائز سے ڈبل کی

بات کرتے ہیں ناں آپ میں وہ جگہ ساری دنیا کے بدلے میں بھی نہیں بیچوں گا آئندہ اس معملے میں مجھ سے بات مت کیجئے گا خدا حافظ انہوں نے اگلے کی بات سنے بغیر کال کاٹ دی تھی ان کا موڈ خراب ہو گیا تھا انہوں نے عینک اتار کر ٹیبل پر رکھ دی تھی سر پاور چیئر کی پشت سے ٹکا لیا تھا اسی وقت ان کے آفس کے دروازے پہ ہلکی سی دستک ہوئی تھی جیسے کسی نے دو انگلیوں سے دروازے کو ہلکا سا بجایا ہو وہ کرنٹ کھا کر سیدھے ہوئے تھے یہ دستک اس دستک کو تو وہ لاکھوں میں پہچان سکتے تھے وہ اتنے حیران تھے کہ اجازت اندر آنے کی ہی نہ دے سکے دروازے کے پار کھڑے شخص کو شاید اجازت کی ضرورت بھی نہیں تھی وہ دستک دینے کے دس سیکنڈ بعد ہی دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا تھا نوارد دراز قد تھا آنکھیں سیاہ تھیں چمکتی ہوئی زہین بال ماتھے پہ بکھرے تھے رنگت صاف چیک شرٹ اور جینز میں ملبوس نوجوان کو دیکھ کر معراج اپنی جگہ سے اٹھے تھے اسکو دیکھتے ہی انکی آنکھیں چمک اٹھی تھیں ان میں شناسائی سی جاگی تھی محبت سی نظر آئی تھی وہ

مسلسل مسکرارہے تھے وہ بھی مسکرایا تھا مسکراتے ہوئے اس کے دونوں گالوں میں گڑھا بنتا تھا

میں نے اندر آنے کی اجازت نہیں دی وہ خفگی سے بولے تھے

جیسے کہ مجھے ضرورت تھی ؟ وہ ابر واچکاتے وہیں سے بولا تھااب وہ نوجوان انکے قریب پہنچ کر ان سے بغل گیر ہوا تھا معراج کافی دیر تک اس کو یونہی سینے سے لگائے کھڑے رہے اور تھوڑی دیر بعد اسکو خود سے الگ

Bakhtnovel.online

کیا تھا
اب زخم کیسا ہے ؟ ریکور کر رہے ہو ناں ؟ وہ اسکو دیکھتے فکر مندی سے پوچھ رہے تھے
میں ٹھیک ہوں جج صاحب بہت ڈھیٹ جان ہوں اتنی جلدی نہیں مرنے والا ویسے ابھی کوئی کہہ رہا تھا کہ مجھے اجازت لے کر آنا چاہئے اپنے مخصوص ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہہ رہا تھا اسکی آواز بہت اچھی تھی ایسی آواز جسے کئی گھنٹوں بغیر بور ہوئے سنا جا سکے
بکو مت سوچ سمجھ کر بولا کرو انہوں نے ڈپٹا تھا ساتھ اسکو بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا وہ انکے سامنے والی کرسی پر ریلکس سا بیٹھ گیا تھا
عمر تمھیں یہاں نہیں آنا چاہئے تھا کورٹ آجاتے یا مجھے بلا لیتے کہیں
میں نے پتا کر والیا تھا شمس صاحب اور سفیر آج نہیں آئے تب ہی آیا ہوں اب کچھ لوگوں نے خود تو آنے کی زحمت نہیں کی تو بیمار کو اپنا حال سنانے آنا ہی پڑا وہ ٹیبل پر رکھے پیپر ویٹ کو گھماتے ہوئے بول رہا تھا تمھیں کیسے پتا وہ دونوں آج نہیں آئے ؟
مجھے سب پتا ہوتا ہے اس نے کندھے اچکائے تھے
خیر کچھ پتہ لگا کس نے کیا ہے یہ سب ؟ وہ اس کے بازو کی طرف اشارہ کرتے بولے تھے
حج صاحب جس نے بھی یہ کیا تھا ناں وہ اپنی سزا بھگت رہا ہے آپ کو کیا لگتا ہے عمر حیات اپنا خون بہایا جانا بخش دے گا ؟ ان کو آسان ہدف لگا تھا میں لیکن خیر اب بھگتیں گے وہ محضوض سا کہہ رہا تھا جیسے ان

کو سبق سکھا کر بہت مزہ آیا تھا
اور گاڑی اسکا کیا کیا ؟ ریپیر کر والی ؟
ہاں میرے باپ کی شوگر ملز لگی ہیں ناں بہت پیسا ہے میرے پاس جو گاڑی ریپئیر کرواتا وہ جل کے بولا تھا پھر اب تک کیا وہی کنڈیشن ہے گاڑی کی ؟
اب میں نے یہ بھی نہیں کہا وہ شیطانی مسکراہٹ سے بولا تھا اس رات ان تین لوگوں میں سے ایک کے سسر کی ورکشاپ ہے وہ میرے گھر سے گاڑی لے کر گیار پر کروائی اور پھر واپس چھوڑ بھی گیا
اب چھوڑ دو یہ سارے کام اور سدھر جاؤ اتنا خون بہا کر بھی تمھیں سکون نہیں آرہا کیوں خوامخوہ کسی سے دشمنی کرتے ہو اس بار تو خدا کا شکر ہے تم بچ گئے اگلی بار کی کوئی گیر نٹی نہیں ہے بیٹے انکے لہجے میں واضح فکر مندی تھی جج صاحب پہلے یہ خون اتنا قیمتی نہیں تھا اب یہ خون اتنا قیمتی ہے (آنکھوں کے پر دے پہ ایک مہربان لڑکی کا چہرہ لہرایا تھا کہ اگر کسی نے اسکا ایک قطرہ بھی بہانے کی کوشش کی تو عمر حیات اس کے ساتھ وہ کرے گا کہ اسکی نسلیں یا درکھیں گی اسکا لہجہ اب بھی دھیما تھا لیکن اسکی آنکھوں میں ایک سر دسا تاثر تھا
اب اس بات کا کیا مطلب ہے ؟آپ نہیں سمجھ سکتے عمر ہو گئی ہے اب آپ کی یہ ہم جو ان لوگوں کی باتیں ہیں آپ کے اللہ اللہ کرنے کے دن ہیں
اچھا اچھا اب بس اتنا بھی بوڑھا نہیں ہوا میں وہ خفگی سے بولے تھے اور پھر ذرا جھک کر دراز سے اپنی چیک بک نکالی تھی عمر خاموشی سے ان کو دیکھ رہا تھا اب وہ ایک چیک پر کچھ رقم درج کر رہے تھے عمر کے لب

بھینچ گئے تھے وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا
اب مجھے جانا چاہئے وہ سپاٹ سا بولا تھا
معراج نے چیک اسکی طرف بڑھایا تھا یہ لیتے جاؤ میں خود آکر دے جاتا لیکن ذرا مصروف تھا انکے چہرے پہ بس سادگی تھی
میں اس لئے نہیں آیا تھا آپ جانتے ہیں مجھے یہ کن اکھیوں سے چیک کی جانب دیکھا تھا بالکل پسند نہیں اور نہ ہی
میں یہ رقم خرچ کرتا ہوں آپ کے بچے ہیں یہ رقم انکا حق ہے وہ جھنجھلا یا ساتھا
معراج خاموشی سے اپنی جگہ سے اٹھے تھے اور اس کے بالکل سامنے آکر کھڑے ہوئے تھے وہ کاغذ کا ٹکڑا اسکی شرٹ کی جیب میں رکھا اور اپنے دونوں ہاتھ اس کے کندھوں پہ رکھے تھے
یہ سب تمہارا حق ہے اپنے حق سے پیچھے ہٹنا بزدلی ہوتی ہے اپنا حق بنالڑے کسی کو دینا قائر لوگوں کا کام ہوتا ہے تم مجھے اتنے ہی عزیز ہو جتنے میرے باقی بچے تم یہ رقم خرچ کرو یا کچرے کے ڈھیر پر پھینکو مجھے کوئی غرض نہیں لیکن مجھے یہ رقم دینے سے منع مت کرو وہ نرمی سے کہ کر خاموش ہو چکے تھےعمر کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے تھے
خیر میں چلتا ہوں کہیں پہنچنا ہے مجھے وہ بول کر رکا نہیں تھا تیز تیز قدم اٹھا تا دروازے کی طرف بڑھ گیا تھا اس نے ابھی ہینڈل پہ ہاتھ رکھا ہی تھا کہ اسے اپنے عقب سے معراج کی آواز سنائی دی
اپنی ماں سے ملنے جاؤ عمر اسے ضرورت ہے تمہاری وہ بوڑھی ہو رہی ہے

Bakht Novel.online

اولاد بڑھاپے کا سہارا ہوتی ہے اس کو بے سہار ا مت کروانکے لہجے میں سادگی اور خلوص دونوں تھے
عمر حیات کی گرفت ہینڈل پر سست پڑی تھی اسکی آنکھوں میں زخمی سا تاثر ابھر اتھا جسے وہ فورا چھپا گیا تھا میں اگر ان کے ساتھ ہوتا ہوں تو انکو یہ سننا پڑتا ہے کہ میں گندہ خون ہوں اسکا لہجہ ہر قسم کے جذبات سے عاری تھا
پھر تو تم اس بات پہ مہر لگا آئے ہو کوئی گندہ خون ہی اپنے ماں باپ کو بڑھاپے میں اکیلا چھوڑتا ہے انکو بے سہارا کرتا ہے لوگوں کو موقع دیتا ہے کہ وہ جیسے چاہیں ان پر طنز کریں جیسا چاہے انکے ساتھ سلوک کریں جو ان اولاد طاقت ہوتی ہے حوصلہ ہوتی ہے تم اس عورت کا حوصلہ توڑ آئے ہو عمر اسکی طاقت چھین آئے ہو کسی سے اسکا کچھ چھینا ظلم ہوتا ہے تم ظالم بن گئے ہو بیٹے
عمر کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہو گیا تھا جیسے کسی نے جسم سے سارا خون نچوڑ لیا ہو
وہ جھیل سکتی ہیں انہوں نے اس سے زیادہ جھیلا ہے وہ مڑے بغیر بولا تھا اور دروازہ کھول کر نکل گیا تھا پیچھے معراج نے افسوس سے سر ہلایا تھا
نفیسہ ٹھیک کہتی تھی
عمر ہٹ دھرم ہے

Bakhtnovel.online